مفتیِ اہلسنّت شیخ القرآن مفتی قاسم عطاری

مصنف بننے کی قیمت

مولانا عمران رضا عطاری مدنی

پیش کش

مجلس تصنیف و تالیف

ملفوظات

مفتیِ اہلسنت، شیخ القرآن مفتی قاسم عطاری حفظہ اللہ

مصنّف بننے کی قیمت

مولانا عمران رضا عطاری مدنی

پیش کش

مجلس تصنیف و تالیف

کتاب	:	مصنف بننے کی کیا قیمت ہو سکتی ہے؟
ملفوظات	:	**مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن مفتی قاسم عطاری**
مرتب	:	مولانا عمران رضا عطاری مدنی (بنارس)
پروف ریڈنگ	:	مولانا معصوم رضا عطاری مدنی (کانپور)
کل صفحات	:	۴۶
تاریخ	:	۱ محرم الحرام ۱۴۴۶ھ / ۸ جولائی ۲۰۲۴
پیش کش	:	مجلس تصنیف و تالیف

MAJLIS TASNEEF O TALEEF

INDIA

موبائل نمبر: 7860406883

imranattari270@gmail.com

فہرست

پیش لفظ ۵

درود پاک کی فضیلت ۶

تصانیف اور مصنفین کی اہمیت ۸

کون چھوٹا مصنف کون بڑا ۱۳

پہلی وجہ: کثرتِ تعداد ۱۳

دوسری وجہ: افادیت ۱۶

تیسری وجہ: انوکھی خصوصیت ۱۸

کس زمانہ اور علاقہ میں زیادہ کتابیں لکھی گئیں؟ ۲۰

حیرت انگیز واقعہ ۲۴

مصنف بننے کے لیے کیا کریں؟ ۲۶

کسی کی کتاب بہت مشہور، کسی کی بالکل نہیں، وجہ؟ ۳۰

کتاب مشہور ہونے کی وجوہات ۳۱

(۱) مصنف کی شہرت ۳۱

(۲) وقت کا تقاضا ۳۲

(۳)کتاب کی جامعیت اور اسلوب ۳۲

(۴)لوگوں کی پسند ۳۳

(۵)کتاب کی مکمل تشہیر.. ۳۴

معرفۃ القرآن کا انڈونیشین نسخہ ۳۵

ایڈورٹائزمنٹ ۳۶

واقعہ: میں نے تو کافی کتابیں لکھی ہیں؟ ۳۶

آپ کے پسندیدہ مصنف کون ہیں؟ ۳۷

مصنف بننے میں کتنا وقت لگے؟ ۳۸

کس موضوع پر لکھنے کی ضرورت ہے؟ ۳۹

مفتی صاحب کے شوشل میڈیا اکاونٹس ۴۲

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن کی کچھ تصانیف.. ۴۳

مرتب کی تالیفات.. ۴۴

پیش لفظ

مفتیِ دعوت اسلامی شیخ القرآن استاذ العلما مفتی قاسم عطاری قادری دامت برکاتھم العالیہ (رئیس دار الافتاء اہلسنت) اہل سنت کی عظیم علمی و عملی شخصیت ہیں، جو ایک بہترین مصنف بھی ہیں، بہترین مبلغ بھی، عظیم فقیہ بھی بلکہ زینتِ دارالافتاء اہل سنت (دعوت اسلامی)، مختلف موضوعات پر بیسیوں کتاب تصنیف فرما چکے ہیں، جن میں صراط الجنان (۱۰ جلدیں) سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے، مفتی صاحب جب کلام کرتے ہیں تو انداز بیان سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی زبردست علمی شخصیت کلام کر رہی ہے، لہٰذا مفتی صاحب کے ملفوظات کو جمع کرنا ایک عظیم کام ہو سکتا ہے، مفتی صاحب کے مدنی چینل پر کئی سلسلے آتے ہیں جن میں فی الوقت ایک سلسلہ آرہا ہے جس کا نام ہے "کامیابی کی قیمت ادا کیجیے"، اس کے ہوسٹ مجلس مدنی چینل کے نگران مولانا اسد عطاری مدنی ہیں، اس کے تیسرے سلسلے میں مفتی قاسم عطاری دامت برکاتھم العالیہ نے اس موضوع "مصنف بننے کی کیا قیمت ہو سکتی ہے" پر شاندار انداز میں کلام فرمایا جسے مجلس تصنیف و تالیف کی جانب سے قارئین کے لیے تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ لوگ استفادہ کر سکیں۔

عمران رضا عطاری مدنی (بنارس)

از: مجلس تصنیف و تالیف

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

دورد پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص روزانہ مجھ پر ایک ہزار بار درود پڑھے گا، مرے گا نہیں جب تک کہ جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔

(الدر المنضود، ۱۷۳، دار المنہاج)

درود پاک پڑھیے اور جنت کے قیمتی خزانے پایئے!

مولانا اسد عطاری مدنی: پروگرام کا نام ہے "کامیابی کی قیمت ادا کیجیے" ڈفرنٹ ایپیسوڈز (مختلف سلسلوں) میں ڈفرنٹ کامیابیوں کی قیمت سے متعلق ہم گفتگو کرتے ہیں اور پروگرام کی خصوصیت یہ ہے کہ مفتیِ دعوت اسلامی مفتیِ اہل سنت مفتی محمد قاسم عطاری دامت برکاتھم العالیہ کرم فرما ہوتے ہیں، آپ کو بھی مرحبا کہتا ہوں، آج کا جو ہمارا موضوع ہے وہ گویا کہ یوں کہیے کہ اتنا بڑا ہے کہ شاید کئی گھنٹوں اس پر کلام کیا جا سکتا ہے لیکن ہم کو اپنے محدود وقت میں ہی کوشش کرنا ہے کہ آپ کو ہم اپنا پیغام پہنچانے میں

کامیاب ہو سکیں، آج کا جو ہمارا موضوع ہے وہ ہے "**مصنف بننے کی کیا قیمت ہو سکتی ہے؟**"[1] ہمارے کئی ایسے ناظرین ہوں گے یا تو مصنف ہوں گے لیکن ایک بڑی تعداد وہ ہو گی جو مصنف بننا چاہتی ہو گی ،بجائے اس کے کہ اپنی زندگی میں جنہیں ہم بہت زیادہ اپریشیٹ(حوصلہ افزائی) کرتے ہیں، تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ، جنہیں ہم بہت بڑا مانتے ہیں اور جانتے ہیں ان میں ایک بڑی تعداد رائٹرز (مصنفین) کی ہے، جب سے انسان ہوا تب سے کتابیں لکھی گئیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

کئی ایسے مصنفین ہوتے ہیں کہ جو کتاب لیے پھرتے ہیں اور کوئی چھاپنے والا نہیں ہوتا، لیکن ایک بڑی تعداد ان کی بھی ہوتی ہے جو کتاب لکھنے پر بڑی مشکل سے راضی ہوتے ہیں، پبلشرز ان کے پیچھے ہوتے ہیں کہ حضور کچھ لکھ دیجیے! ہم چھاپ دیں گے۔

کئی مصنفین ایسے ہیں جو کتابیں لکھ کر بیٹھے انتظار کرتے ہیں کہ کب بکیں گی، اس کے برعکس کئی مصنفین ایسے ہیں کہ جن کی کتابیں ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں نہیں بلکہ ملین کے اندر شمار کی جاتی ہے۔

کئی مصنفین ایسے ہوئے کہ جن کی کتابوں کو دنیا کی ۱۰۰ سے زیادہ

---

۱ ... سلسلے کا لنک: https://youtu.be/N۱mk۰۸YRvl۰?feature=shared

زبانوں میں ٹرانسلیٹ کیا گیا، آخر کیا وجہ ہے؟ یہ فرق کیوں ہے؟ یہ ڈفرنس کیوں ہے؟ اور اگر آپ بھی اپنے تصوّر میں کسی بڑے مصنف کو رکھتے ہیں اور ویسا بننا چاہتے ہیں تو آیئے اس پروگرام (رسالے) میں ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ایک اچھے مصنف کو اس کی کیا قیمت چکانی پڑتی ہے؟ یہ مشکل ہے یا آسان ہے اور اس کے راستے میں کیا مشکلات آسکتی ہیں؟

تصانیف اور مصنفین کی اہمیت

مفتی صاحب کتاب، تصنیف و تالیف بڑی قیمتی اور بڑی اہم شے ہے، سب سے پہلے میں چاہوں گا کہ اس کی اہمیت پر اگر کچھ کلام ہو جائے کہ ایک کتاب کی انسانی معاشرے میں کیا اہمیت ہے؟ ظاہر ہے کتاب ہو گی تو اس کا کوئی نہ کوئی کاتب اور مصنف ہو گا، اگر یہ مصنفین و کاتبین نہ ہوں، کتابیں نہ ہوں تو معاشرے میں کیا ایسا گیپ ہے جو پیدا ہو سکتا ہے؟

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ا) کتاب کا جو بنیادی تصور ہے وہ علم کے ساتھ جڑا ہوا ہے، کیوں کہ ایک خاص ہیبت اور خاص فارم کے اندر کتاب علم کے ذخیرے اور علم کے

مجموعے ہی کو کہا جاتا ہے، جو علم کی اہمیت ہے کتاب چوں کہ اس علم کا ذریعہ بنتی ہے لہذا کتاب کی اہمیت اسی اعتبار سے ہو گی۔ علم کی اہمیت ہم سب جانتے ہیں کہ علم انسان کے لیے کتنا بڑا اشرف ہے، انسان اور جانوروں کے درمیان جو بہت بڑا فرق ہے وہ علم کا ہے، لہذا جو علم کی اہمیت سے ہی کتاب کی عظمت و افادیت سامنے آجاتی ہے۔

(۲) بحیثیتِ مسلمان ہم تو پڑھتے یہ ہیں کہ آمنتُ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ، میرا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اور اللہ کی کتابوں پر ایمان ہے، تو کتاب وہ چیز ہے کہ جو ہمارے ایمانیات میں داخل ہے، یعنی جو جو خدا کی نازل کردہ کتابیں ہیں، وہ ہمارے ایمانیات سے ہیں، تو اب وہ ہیں تو خدا کی کتابیں لیکن خود کتاب کا ہونا وہ بذات خود ایک شرف والی اور ایک قدر والی چیز ہے، پھر اس کے ساتھ قرآن پاک میں فرمایا گیا:

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ(۱) ترجمۂ کنز العرفان: نٓ، قلم اور اس کی قسم جو لکھتے ہیں۔ (پارہ ۲۹، سورہ قلم: ۱)[۲]

۲ … اس آیت کی تفسیر میں مفتیٔ اہلسنت مفتی قاسم عطاری مد ظلہ العالی لکھتے ہیں: ایک قول یہ ہے کہ اس آیت میں قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے لوگ لکھتے ہیں اور ''ان کے لکھے'' سے مراد لوگوں کی دینی تحریریں ہیں۔ (صراط الجنان فی تفسیر القران، ج: ۱۰، ص: ۲۶۸)

یعنی: قلم کی قسم اور اس کی جو وہ اس کے ساتھ لکھتے ہیں، فرشتے اس کے ساتھ لکھتے ہیں یا علما اس قلم کے ساتھ لکھتے ہیں، اللہ تعالی نے قلم کی اور قلم کے لکھے ہوئے کی قسم بیان فرمائی تو اب قلم جو لکھتا ہے وہ کیا ہے؟ وہ کتاب ہے، وہ اسی علم کو مکتوب کی صورت میں کرتا ہے، لہذا دینی اعتبار سے بھی ہمارے دین میں کتاب کی جو عظمت اور اہمیت ہے وہ بہت زیادہ ہے۔

خود کتاب کسی بھی معاشرے کے اندر جو اپنا رول ادا کرتی ہے وہ یوں سمجھ لیں کہ جس قوم میں کتابیں ہیں وہ قوم زندہ ہے اور جس قوم سے کتابیں

- اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ۔

ترجمۂ کنز العرفان: جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

مذکورہ آیت کے تحت مفتیٔ اہلسنت مفتی قاسم قادری عطاری مدظلہ العالی فرماتے ہیں: یعنی وہ رب تعالی بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جس کے ذریعے غائب اُمور کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔

صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے مَنافع اور فوائد ہیں، کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں، ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں، اگر کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم کو قید کر لو۔ میں نے عرض کی: اسے قید کرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا "علم کو لکھ لینا (اسے قید کرنا ہے)۔

(صراط الجنان فی تفسیر القران، ج:۱۰، ص:۷۶۳)

نکل گئیں وہ قوم فنا اور ختم ہو جاتی ہے۔ کتابوں کے ذریعے ہی کسی قوم کی تاریخ محفوظ ہوتی ہے، ہم کتاب کے ذریعے ہی جانتے ہیں کہ اس قوم کی ہسٹری (تاریخ) کیا تھی؟ اگر ہم نے اسلام کی پوری تاریخ کو پڑھنا ہے تو ہمارے سامنے اس کا ماخذ کیا ہے؟ ہم سیرت اور تاریخ کی کتابیں پڑھیں گے، ہم حدیث کی کتابیں پڑھیں گے، ان سب کتابوں سے اسلام کی پوری تاریخ ہمارے سامنے آئے گی، لہذا مسلمانوں کی تاریخ، اسی طرح دوسری قوموں کے احوال کتابوں کے ذریعے ہی معلوم ہوں گے۔

جس قوم کے اندر کتابیں ہیں اس قوم کی سابقہ زندگی محفوظ ہے ورنہ وہ ختم ہے وہ ضائع ہے۔

کتابیں وہ علم اور معرفت کا منبع ہیں۔ علم و معرفت یا تو افراد سے ملتا ہے یا کتابوں سے ملتا ہے۔ آج کے زمانے میں بطور خاص افراد تک رسائی نہیں، لیکن کتابوں تک رسائی بڑی آسان ہو چکی ہے، آپ کو دنیا کے ہر موضوع پر ایک نہیں ہزاروں لاکھوں کتابیں بآسانی دستیاب ہوتی ہیں، آپ اس سے جتنی نالج (معلومات) حاصل کرنا چاہیں بآسانی حاصل کر سکتے ہیں۔

کتابیں لوگوں کی فکر سازی کرتی ہے کہ ان کے اندر شعور بیدار کرتی ہیں، ان کے اندر سوچ پیدا کرتی ہیں، ان میں احساس کو جنم دیتی ہیں، ان

کے ذہن کو وسیع کرتی ہے، کتابیں آپ کو صحیح اور غلط کی پہچان کراتی ہیں کیوں کہ اکثر و بیشتر کتابیں صحیح (منہج و فکر پر) لکھی جاتی ہیں۔

خاص طور پہ اگر ہم اپنے دینی نظریے سے دیکھیں تو ہمارے ہاں جو کتابیں ہیں وہ قرآن و حدیث کی تشریح، تفسیر اور تعمیر کے لیے لکھی جاتی ہے، لیکن اس سے ہٹ کر بھی جو دنیا میں کتابیں ہیں خواہ وہ سماج کی بہتری کے لیے یا اخلاق کی بہتری کے لیے ہیں، جو قوموں کے اندر شعور بیدار ہوتا ہے اس میں کتابوں کا بڑا عمل دخل ہے۔ کتابوں سے انقلاب آیا، کتابوں سے دنیا کے اندر بڑی بڑی تبدیلیاں آئیں، کتابوں ہی کے ذریعے جو شخص کچھ نہ تھا وہ اتنا بڑا بن گیا کہ دنیا اس کے پیچھے چلنے والی ہو گئی، تو کتاب نے ہمیشہ زندگی کے اندر ایک بھرپور کردار ادا کیا ہے، ادا کر رہی ہیں، اور ادا کرتی رہے گی۔

کسی بھی قوم کی ترقی کا مدار کتابوں پہ ہوتا ہے، خواہ وہ ماڈی ترقی ہو یا روحانی ترقی۔ روحانی ترقی کے اندر بھی کتابیں ہی لوگوں کو گائیڈ (رہنمائی) کرتی ہیں اور اسی کے ذریعے لوگوں میں شعور پیدا ہوتا ہے۔ اس کی ایک بہت بڑی مثال یہ سمجھیں کہ اس وقت اگر آپ دنیا کی قوموں کو آپس میں کمپیئر اور تقابل کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ دنیا میں جس قوم میں کتابیں زیادہ ہیں، کتابوں کا مطالعہ کرنا زیادہ ہے، وہ قوم ترقی پر ہے اور جن قوموں کے اندر

کتابیں کم ہیں اور کتابوں کا مطالعہ کم ہے وہ قوم تنزلی کا شکار ہے تو کتابوں کے ذریعے ترقی ہوئی اور کتابوں کے نہ ہونے سے تنزلی ہوئی۔

کون چھوٹا مصنف کون بڑا

مولانا اسد عطاری مدنی: مفتی صاحب! کیا مصنف بھی چھوٹا بڑا ہوتا ہے؟ کیوں کہ مصنف تو مصنف ہے، اگر اس کا کوئی معیار ہے تو وہ بھی بیان ہو جائے؟

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن:

مصنف کا بڑا ہونا ویسے تو لوگوں میں ایک معروف ہو جاتا ہے کہ فلاں بہت بڑا مصنف ہے، لیکن اس کی کوئی نہ کوئی وجہ سے ہوتا ہے، لازمی بات ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی سبب ہو گا کہ کسی کو یہ کہا جاتا ہے: یہ بہت بڑا مصنف ہے اور کسی کے بارے میں کہا جاتا ہے: یہ چھوٹا موٹا مصنف ہے۔

پہلی وجہ: کثرتِ تعداد

بنیادی طور پر ایک عام رائٹر (مصنف) یا تو وہ ہے کہ جس نے زیادہ لکھا، وہ زیادہ بڑا مصنف ہے، لہذا جن کی کتابیں زیادہ ہیں، جن کی کتابوں کے

صفحات زیادہ ہیں تو وہ بڑے مصنف شمار کیے جاتے ہیں، اگر ہم اس تناظر میں دیکھیں تو مثال کے طور پر علامہ یحییٰ بن شرف نووی، علامہ ابن حجر عسقلانی [۳]، علامہ بدر الدین عینی حنفی، امام محمد بن محمد غزالی [۴]، علامہ ابن جوزی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اور علامہ نبہانی رحمہم اللہ یہ بڑے بڑے نام ہیں جو اسلامک فیلڈ کے اندر اسلامی موضوعات کے اوپر لکھنے والے ہیں، لہٰذا یہ بڑے مصنف شمار کیے جاتے ہیں، لہٰذا ان کے بڑے مصنف قرار دیے جانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان کی کتابوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ [۵] کی کتابوں کی تعداد تو شاید ۲۵۰ یا اس سے کچھ زیادہ ہے لیکن اس کی جو جلدیں بنتی ہیں وہ شاید ۲۰۰۰ بنتی ہیں۔

---

۳ ... نویں صدی کے مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی کی "فتح الباری شرح بخاری چودہ جلدوں میں تہذیب التہذیب "بارہ جلدوں میں الاصابۃ، نو جلدوں میں لسان المیزان "چار جلدوں میں اور " تغلیق التعلیق پانچ جلدوں میں ہے۔ (علم و علما کی اہمیت، ص:۲۱)

۴ ... امام غزالی نے اٹھتر (۷۸) اصلاحی علمی اور تحقیقی کتابیں لکھیں جن میں صرف "یاقوت التاویل" چالیس جلدوں میں ہے۔ (علم و علما کی اہمیت، ص:۲۰)

۵ ... علامہ ابن الجوزی نے اسلامی علوم وفنون میں سے تقریباً ہر علم وفن پر کوئی نہ کوئی تصنیف چھوڑی ہے۔ مشہور ہے کہ ان کے آخری غسل کے واسطے پانی گرم کرنے کے لئے وہ تراشہ کافی ہو گیا تھا جو صرف احادیث لکھتے ہوئے قلم کے تراشنے میں جمع ہو گیا تھا۔ (علم و علما کی اہمیت، ص:۲۰)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں بھی تعداد میں کوئی ۱۰۰ یا اس سے کچھ زیادہ ہوں گی لیکن اس کے اندر احیاء العلوم جیسی کتاب ہے اور جو ان کی قرآن پاک کی تفسیر ہے (جو ملتی نہیں) وہ ۴۰ جلدوں میں تھی۔

علامہ عسقلانی اور علامہ عینی رحمہا اللہ کی کتابیں مل جاتی ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں اگر کسی لائبریری میں رکھیں تو ایک کونے سے لے کر اگلے کونے تک انھیں کی کتابیں چل رہی ہوتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں بھی ایسی ہیں کہ آپ فتاویٰ رضویہ شریف اگر رکھتے ہیں تو ۳۳ جلدیں، جب آپ دیکھتے ہیں تو یہاں سے لے کے وہاں تک پہنچتی ہیں۔

اسی طرح علامہ نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں اور کئی سو کتابیں ہیں۔ تو یہ کیا ہے؟ یہ ہے کثرتِ تعداد معلوم ہوا کہ ایک وجہ (بڑا مصنف ہونے کی) تعداد کی کثرت ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک اور بہت پرانے بزرگ گزرے ہیں ان کی کتاب ایک ہزار جلدوں میں تھیں، دنیا جہان کے علوم و فنون انھوں نے اپنی اس کتاب کے اندر جمع کر دیے، تاریخ بغداد (۱۶ جلدیں) پڑھیں بہت بڑی کتاب ہے، تاریخ دمشق (۷۴ جلدیں) دیکھیں اتنی بڑی ہے کہ آدمی کہتا ہے: اس کو

زندگی میں پڑھ بھی لیں گے ؟

ایک دن امام ابن جریر رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنے شاگردوں سے فرمانے لگے: اگر میں قرآن کی تفسیر لکھوں تو تم پڑھو گے ؟ شاگردوں نے کہا: کتنی بڑی تفسیر ہو گی ؟ فرمانے لگے: "تیس ہزار اوراق پر مشتمل ہو گی، شاگرد کہنے لگے : حضرت اتنی لمبی تفسیر پڑھنے کے لیے اتنی لمبی عمر کہاں سے لائیں گے ؟ چناں چہ پھر علامہ ابن جریر نے تین ہزار اوراق پر مشتمل تفسیر لکھی اور سات سال تک اپنے شاگردوں کو املا کراتے رہے جو تیس جلدوں میں شائع ہوئی۔ (۶)

یہ ہے کثرت تعداد کے اندر۔

دوسری وجہ: افادیت

دوسرا یہ ہوتا ہے کہ تعداد اتنی زیادہ نہیں ہوتی لیکن اس کتاب کی

۶ ... (علم و علما کی اہمیت، ص:۲۱)

مفتی صاحب مذکورہ عبارت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: اللہ اکبر ان بزرگوں کا علمی شوق اور محنت تھی کہ میں ہزار اوراق میں تفسیر لکھنے کے لیے تیار تھے اور آج حالت یہ ہے کہ لوگ تیس صفحے کا کتابچہ پڑھتے ہوئے بھی اکتاتے ہیں حالاں کہ اگر روزانہ دینی کتب کے دس صفحات پڑھنے کا بھی التزام کر لیا جائے تو اللہ تعالی کے فضل سے کچھ ہی عرصہ کے بعد علم کا ایک بہت بڑا ذخیرہ حاصل ہو سکتا ہے۔

افادیت (اس کا جو لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے وہ) بہت ہی بڑا ہوتا۔ اب مثال کے طور پہ آپ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الفقہ الاکبر یا امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی (ویسے بھی امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی کتابیں ہیں لیکن اس سے ہٹ کر ان کی جو کتاب ہے) عقیدہ طحاویہ، امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ (ویسے بھی بڑے مصنف ہیں لیکن ان) کی کتاب عقیدہ نسفیہ، یہ چھوٹی سی کتاب ہے لیکن اپنی پرفیکشن اپنے جامع اور کامل ہونے کے اندر وہ اتنی شاندار کتابیں ہیں کہ وہ ایک کتاب ہی ان (کے مصنف) کو بہت بڑا مصنف بنادیتی ہے، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور کوئی کتاب نہ لکھتے صرف اگر ان کی "کیمیاے سعادت" ہی ہوتی تو یہ تنہا کتاب ہی ان کو بہت بڑا مصنف بنادیتی، لہذا جس کتاب کی افادیت بہت بڑے پیمانے پہ ہوتی ہے تو وہ بھلے ایک ہی کتاب ہو لیکن وہ ایک کتاب بھی انہیں بڑے مصنفین میں شامل کر دیتی ہے۔

صحاح ستہ لکھنے والے جو بزرگ ہیں ویسے تو تقریباً ہر ایک کی کوئی نہ کوئی متصل دوسری کتاب بھی ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بڑا مصنف ہونے کے لیے صرف بخاری شریف کا نام کافی ہے، زندگی میں کچھ اور کام نہ بھی کرتے تو ان کے بڑے مصنف ہونے کے لیے یہ کام تنہا کافی تھا، حالاں کہ تاریخ کبیر آپ کی بڑی کتاب ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے لیے

صرف مسلم شریف ہی کافی ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی اور بھی ہے جیسے کتاب العلل، لیکن ان کے لیے تنہا ترمذی شریف کافی ہے، تو یوں ایک کتاب ان کو بڑا مصنف بنانے کے لیے کافی ہے۔

اس کی بہت بڑی مثال بنے گی علامہ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی شریف، ان کی کتابیں اور بھی ہیں لیکن سب کتابوں کو اگر سائیڈ میں کر کے صرف مثنوی کو سامنے رکھ کر علامہ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کو دیکھیں تو آپ کہیں گے بہت بڑے مصنف ہیں، اسی طریقے سے مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ (ویسے تو ان کی دوسری کتابیں بھی ہیں لیکن) اگر ان کی اور کوئی کتاب نہ ہوتی اور صرف ان کے مکتوبات شریف ہوتے تو یہ "مکتوباتِ مجدد الف ثانی" تنہا انہیں تاریخ میں زندہ رکھنے کے لیے اور بڑے مصنفین کی صف میں شامل کرنے کے لیے کافی ہوتے۔

تیسری وجہ: انوکھی خصوصیت

تو یوں کتاب کی افادیت، اس کی تاثیر مصنف کو بہت بڑا بنا دیتی ہے، پھر ایک اور چیز ہوتی؛ کسی مصنف نے اپنی کتاب میں کوئی ایسا- آئیڈیا- پیش کیا جو اس سے پہلے کسی نے پیش نہیں کیا، اب ان کی وہ چیز اتنی شاندار ہوتی ہے کہ ان کا وہ موضوع، اس موضوع پر ان کے دلائل، ان دلائل کی حسن

ترتیب، یہ سب چیزیں اسے بڑا مصنف بنا دیتی ہیں، اب اسی کے اندر آپ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے جیسے بڑے مصنف ہونے کے اعتبار سے ان کی اور کوئی کتاب نہ ہوتی، صرف یہ "تہافت الفلاسفہ" ہوتی جو انھوں نے فلاسفہ کے رد میں لکھی، آج تک دنیا کی مانی ہوئی کتابوں میں شمار کی جاتی ہے، یہ ایک کتاب ہے، لیکن اس میں جو ان کا علم، ان کے دلائل یہ سامنے آئے اس نے ان کو بڑے مصنفین میں شامل کر دیا۔

- یوں کہہ لیں کہیں تعداد معتبر ہوتی ہے۔
- کہیں اس کا معیار بہت اعلی ہوتا ہے۔
- کہیں اس کا آئیڈیا اور سبجیکٹ بہت نیا ہوتا ہے۔
- کسی جگہ اس کی تاثیر ہوتی ہے۔
- کسی جگہ اس کی افادیت ہوتی ہے۔

تو مختلف اسباب ہوتے ہیں جو مصنف کو بڑے مصنفین کے صف میں شامل کرتے ہیں۔

مولانا اسد عطاری مدنی: سوال بھی مصنف سے ہی ہو اور وہ مصنف کہ جس نے بہت کچھ پڑھا بہت کچھ لکھا ہو تو پھر جواب وہ ایسا ہی شاندار ہو گا، سائنسی طور پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بعض سائنسدان ایسے ہیں کہ جن کا کوئی

ایک ہی فارمولا ہے یعنی اس کے علاوہ کوئی فارمولا نہیں ہے لیکن وہ فارمولا اتنا بڑا ہے کہ اس نام کو آج تک زندہ کیا ہوا ہے، کچھ کی سائنسی اعتبار سے ایک یا دو تحقیقات ہیں لیکن وہ صدیوں سے بائنیر کہلاتے ہیں اور وہ اپنے فیلڈ کے اندر بڑے رائٹرز شمار ہوتے ہیں، بہر حال یہ تو تھا ایک- اوور ویو- چھوٹا بڑا ہونے کے اعتبار سے۔

کس زمانہ اور علاقہ میں زیادہ کتابیں لکھی گئیں؟

تاریخ میں کس زمانے میں سب سے زیادہ کتابیں لکھی گئیں اور کس علاقہ میں زیادہ لکھی گئیں؟ آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے؟

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن:

کس زمانے میں اور کس علاقے میں زیادہ کتابیں لکھی گئیں اس کا سب سے بڑا کریڈٹ دینِ اسلام اور مسلمانوں کو ہے۔

آپ اسلام سے پہلے کی کتابیں جمع کریں تو ان کی تعداد ۱۰۰، ۲۰۰، ۵۰۰ سے زیادہ نہیں ہوگی، مثال کے طور پر ارسطو، افلاطون سکرات، بقراط، ان کی جو کتابیں ہیں مختلف موضوعات پر: سیاست، اخلاقیات، جمہوریت، ان چیزوں پر چند ایک کتابیں ہیں لیکن چوں کہ وہ افادیت کے اعتبار سے اپنے

زمانے میں بہت بڑی تھی لہذا ان کو بڑے مصنفین میں شمار کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد اگر آپ دیکھیں تو تاریخ میں بہت کم کتابیں ملیں گی۔

تاریخ کے اوپر ایک کتاب ہے وہ میں نے ایک مرتبہ پڑھنے کی کوشش کی، تاریخی سب سے پرانی کتابوں سے شمار کیا جاتا ہے یعنی کوئی دو ڈھائی ہزار سال پرانی کتاب تھی، اب وہ پڑھنے سے پلّے ہی نہ پڑے کہ یہ کیا لکھا ہوا ہے کیسے لکھا ہوا ہے؟ کیسی ہے؟ ایک تو ہمیں نہ وہ علاقہ پتہ نہ وہ لوگ پتہ نہ ان کا کلچر کا پتہ، اس کو پڑھنا بڑا مشکل تھا تو اب وہ جو خاص کوئی تاریخ کا طالب علم ہو گا اس کو تو سمجھ آجائے گی لیکن ہمارے لیے اس میں مشکل تھی، لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کتابوں کی تعداد اتنی زیادہ نہیں تھی، اگر زیادہ تھی تو حکمت یونانی یعنی کہ فلسفہ یونان پر، اس موضوع کی کتابیں زیادہ تھیں اور باقی جو سائنس یا میتھ، ریاضی وغیرہ کے اوپر چند ایک کتابیں تھیں، لیکن جب اسلام آیا تو اسلام کے دنیا میں آنے کے بعد اور مسلمانوں کے تحریر اور کتاب کے تصنیف کی فیلڈ میں آنے کے بعد کثیر تعداد میں کتابیں پھیلنا شروع ہوئیں، کتابیں پڑھنا شروع ہوئی ہیں۔

اب یہ دیکھ لیں کہ زمانہ صحابہ کے اندر بھی کچھ کتابیں لکھی گئی، احادیث کے مجموعے وغیرہ تیار کیے گئے لیکن اس کے بعد امام ابن شہاب

زہری رحمۃ اللہ علیہ امام مالک اور امام ابن ابی شیبہ اور امام عبد الرزاق وغیرہ نے کتابیں لکھیں پھر اس کے بعد امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام محمد اور پھر امام بخاری، امام مسلم پھر جو دو تین صدیاں ہیں اس میں اتنی کتابیں لکھی گئی اتنی کتابیں لکھی گئی کہ وہ دور پوری تاریخِ انسانیت کا کتابوں کی پرورش، کتابوں کی تصدیق، کتابوں کے لکھے جانے، اس کے پڑھنے، پھیلنے کے اندر سب سے بڑا زمانہ قرار دیا گیا۔ فلسفۂ یونان کی کتابیں، سائنس کی کتابیں دیگر چیزوں کی کتابیں یہ سب کتابیں عربی زبان میں ٹرانسفر ہوئیں کیوں کہ بنو عباس نے باقاعدہ "بیت الحکمت" کے نام سے ایک پورا سینٹر بنایا تھا جیسے ہمارا ایک تصنیفی ادارہ "**المدینۃ العلمیہ**" ہے، تو یہ تصنیفی ادارہ اور انداز کے اندر ہے وہ والا بالکل جدا انداز میں تھا، لیکن اس میں جو تراجم کا کام شروع ہوا، دنیا جہان کی کتابیں اور علوم عربی زبان کے اندر منتقل ہوئے اور یہ منتقل کرنے والے مسلمان تھے۔

پھر اس کے بعد جو چار امام تھے اور محدثین، مفسرین تھے، لہٰزا مفسرین اپنی فیلڈ کے اندر کتابیں لکھنے لگ گئے، انھیں صدیوں کے اندر امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، حدیث والے اپنی فیلڈ میں لگ گئے، انھیں کے اندر مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق، امام بخاری، مسلم، ترمذی،

یہ سارے کے سارے آگئے۔ اسی زمانہ میں فقہ کی طرف آ جائیں تو فقہ کے اندر امام محمد، امام شافعی، امام احمد اور امام مالک رحمہم اللہ اور ان کے شارحین کتابیں لکھنے لگے۔ اسی سے قانون، قضا، نظامِ زندگی والی چیزیں آنا شروع ہو گئیں، پھر سماج کے اوپر اور ان چیزوں پہ لکھا جانا شروع کیا گیا یعنی علوم ایجاد ہوئے، مسلمانوں نے ایجاد کیے اور ایک ایک علم کے اندر ایک ایک کتاب کے اندر اور ایک ایک فیلڈ کے اندر علم بھر دیا، اور وہ علم پھیلتا پھیلتا یہاں بغداد سے چلا اور یورپ میں پہنچا، کیوں کہ یورپ کے اندر جو اسپین تھا، اندلس یہاں پر جو قرطبہ کا علاقہ تھا، یہاں پر کتابیں پہنچی اور علم پہنچا وہ مسلمان ہی لے کر گئے، اسی لیے قرطبہ دنیا کے اندر علم کا مرکز بن گیا، پھر یہیں سے بغداد شریف پہنچا، وہاں سے علم نیشاپور، سمر قند، بخارا گیا، یہ عجم کے علاقے ہیں وہ یورپ کا علاقہ ہے، یہ عرب کا علاقہ ہے تو یوں مسلمانوں نے زمانے کے اعتبار سے اپنے ہر ہر دور کے اندر کتابیں لکھیں، بلکہ یوں کہہ لیں کہ اسلام کے آنے کے بعد کوئی صدی، کوئی سال کتابوں سے خالی نہیں رہا۔ مجددین، مفسرین، محدثین، فقہا، صوفیا، اور اصولیین اور فلسفیین، متکلمین یہ سب ہر ہر زمانے میں ہر ہر سال میں پائے جاتے تھے، وہ بڑی تیزی کے ساتھ کتابیں لکھتے رہے، اور علم کے دریا بہتے رہے۔

باقی علاقے کے اعتبار سے بات کریں تو جہاں اسلامی حکومت کا مرکز تھا وہ کتابوں کا مرکز تھا، بغداد کتابوں کا مرکز رہا، جب بغداد کو تاتاریوں نے تباہ کیا تو جو کتابیں انھوں نے جلائی، ان کتابوں کی تعداد اتنی تھی کہ کتابوں کی سیاہی (روشنائی) کی وجہ سے دریائے دجلہ کا پانی سیاہ ہو گیا تھا، انھوں نے لاکھوں کی تعداد میں کتابیں جلا کر دریا بُرد کر دی، لہٰذا اسلام اور مسلمانوں کی حکومت کا مرکز بغداد تھا تو بغداد کتابوں کا مرکز تھا۔

حیرت انگیز واقعہ

دو شہر تھے، اس کے علما کا آپس کے اندر کسی بات پہ اختلاف ہوا کہ بھائی! ہم تم سے آگے ہیں، انھوں نے کہا: ہمارا شہر تم سے آگے ہے جو قرطبہ کے عالم تھے، انھوں نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ تمہارے اور ہمارے شہر میں فرق یہ ہے کہ ہمارے شہر میں اگر کوئی گویّا مرتا ہے تو اس کی انسٹرومنٹس آلات موسیقی بکنے کے لیے تمہارے شہر میں آتے ہیں، اور تمہارے شہر کے اندر اگر کوئی عالم فوت ہوتا ہے تو اس کی کتابیں بکنے کے لیے ہمارے شہر میں آتی ہیں، یہ فرق ہے ہمارے اور تمہارے شہر میں۔

کوفہ جب علم کا مرکز بنا تو وہ کتابوں کا بھی مرکز تھا۔

دمشق اسلامی حکومتوں کا مرکز بنا تو دمشق کتابوں کا بھی مرکز تھا۔

دہلی جب حکومتوں کا مرکز بنا تو کتابوں کا بھی مرکز تھا۔

اسی طرح استنبول، نیشاپور، سمرقند، بخارا۔

اب سمرقند میں بڑا ظالم بادشاہ تیمور تھا، لیکن جو علم کا شوق تھا، دنیا بھر کے علما کو وہاں پر جمع کرتا، تو جہاں جہاں اسلامی حکومتیں گئیں وہاں وہاں علم گیا، وہاں مصنفین پہنچے، وہاں کتابیں پہنچے۔

مولانا اسد عطاری مدنی: ماشاءاللہ ماشاءاللہ بہت خوب! یہ سن کر مزاج کو تازگی ملتی ہے۔ ناظرین سے عرض کروں گا بہت ساری کتابیں ایسی ہوں گی جن کے نام آپ نے پہلی مرتبہ سنے ہوں گے، کئی کے کئی بار سنے ہوں گے لیکن یہ ہماری ہسٹری ہے اور یہ ہمارا وہ سنہرا دور ہے کہ جسے ہمیں یاد رکھنے کی، اب دوبارہ زندہ کرنے کی اور اس میں اپنی کوشش شامل کرنے کی حاجت اور ضرورت ہے، ہماری ہسٹری بہت تابناک ہے، مسلمانوں نے بہت کچھ کیا۔ دنیا کو علم تقسیم ہوا تو اسلام کے در سے تقسیم ہوا، اللہ پاک ہمیں بھی توفیق خیر عطا فرمائے اور ہم جو کوشش کر سکتے ہیں وہ کرنے کی ہمیں توفیق نصیب ہو۔ آمین۔

مصنف بننے کے لیے کیا کریں؟

مفتی صاحب! اتنا کچھ مسلمانوں نے کیا، ہو سکتا ہے ناظرین میں سے بھی کچھ پر تولتے ہوں اور سوچتے ہوں کہ کاش میں بھی ایک مصنف بن سکتا۔۔۔ یا اس سلسلے میں کسی کا ذہن بن جائے کہ مجھے بھی کچھ کرنا چاہیے، جب ہماری تاریخ میں اتنا کچھ ہوا تو چلو میں بھی کچھ زور آزمائی کر لوں؟ تو کیا ایک مصنف بننا آسان ہے یا مشکل ہے یا جو بھی ہے اس کی قیمت کیا ہے یا اس کے لیے بھی بہت زیادہ بڑھنا ہو گا؟

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن:

آج کے زمانے میں مصنف بننا پچھلے زمانوں کے مقابلے میں آسان ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مصنف بننے کے پیچھے جو بنیادی فیکٹرز اور عناصر ہیں کہ جن کے جمع ہونے سے ایک مصنف وجود میں آتا ہے، وہ آج کے زمانے میں آسانی سے دستیاب ہیں۔ جیسے ہم مثال کے طور پہ لیں، اگر یہ پوچھا جائے؛ آج بزنس (کاروبار) کرنا زیادہ آسان ہے یا پچھلے زمانے میں آسان تھا، امپورٹ، ایکسپورٹ آج کے زمانے میں آسان ہے یا پچھلے زمانے میں آسان تھا۔۔۔؟ تو ہم یہ کہیں گے کہ بھائی! آج کے زمانے میں تجارت میں اور

سائنس کے اندر اور ٹرانسپورٹیشن کے اندر اتنی آسانیاں آچکی ہیں کہ آج کے زمانے میں کاروبار کرنا زیادہ آسان ہے، میں اگر امریکہ میں کاروبار کرنا چاہوں تو مجھے محنت کرنی پڑے گی لیکن میں یہاں (اپنے ملک) سے بھی آن لائن امریکہ میں کاروبار کر لوں گا، لیکن اگر یہی آج سے ۵۰۰ سال پہلے سوچیں ۵۰۰ سال پہلے، وہ تو اس کی پیمائش ہی کرتا رہے گا کتنی بالشتیں وہاں تک کی ہوتی ہیں؟ لہذا یہ بڑا مشکل کام تھا۔

مصنف بننے میں بھی یہی معاملہ ہے، مصنف کے پیچھے کیا بنیادی چیزیں ہیں جو مصنف کی قیمت، بنیادی سیڑیاں، اور ریکوائرمنٹس (شرائط) ہیں ؟

(۱) سب سے پہلے نمبر پہ ہے مطالعہ۔

اسٹڈی (مطالعہ) مصنف کے لیے سب سے بنیادی چیز ہے کہ جس موضوع پر اس کو لکھنا ہے اس موضوع کے اعتبار سے اس کا مطالعہ بہت زیادہ ہو، زیادہ نہیں، بہت زیادہ۔

یہ مطالعہ ہے یہ کوئی مہینے، چھ مہینے سال کا نہیں ہوتا، زندگی کا ایک بڑا حصہ اس کو دینا پڑتا ہے، آپ سمجھیں کہ اگر کسی ایک فیلڈ میں اچھا مصنف بننا ہے تو اچھا مصنف بننے کے لیے سب سے پہلی چیز تو مطالعہ ہے یعنی علم

ضروری ہے اور علم کا ذریعہ مطالعہ ہے۔

(۲) پھر مطالعے کے ساتھ جس زبان میں آپ کو لکھنا ہے، اس زبان کی مہارت یہ ضروری ہے۔

کیوں کہ زبان کی مہارت نہیں ہوگی تو اچھی سے اچھی علم والی بات بھی اتنے پھیکے اور کمزور سے انداز میں پیش ہوگی کہ وہ تصنیفی لوگوں میں قبولیت حاصل کر سکے یہ بڑا مشکل ہے، لہذا زبان کے اوپر مہارت ہو، پھر زبان کی مہارت بھی کوئی سادہ چیز نہیں ہے کہ آپ یہ کہیں کہ میں نے اس زبان کے بہت ساری کتابیں پڑھ لی تو زبان کی مہارت ہو گئی، زبان کی گرامر وہ ایک جدا چیز ہے، اس کی وکیبلری (الفاظ) یہ ایک اور چیز ہے، جو اس کے مترادفات ہیں وہ ایک اور چیز ہے پھر جو اس کے الفاظ اور جملوں کی بندش، اس زبان کے محاورے جو روزمرہ استعمال ہوتے ہیں وہ ایک الگ چیز ہے، پھر اس زبان کی جو فصاحت و بلاغت ہے اس کا ادب ہے، اس کا لٹریسی (سمجھ و بوجھ) ایک لیول ہے، وہ ایک اور چیز ہے یہ ساری چیزیں جس کو آتی ہیں تو اس کی تصنیف میں اتنی ہی خوبصورتی ہوتی اور وہ تصنیف اتنی ہی زیادہ قبول بھی ہوتی ہے۔

(۳) پھر ذاتی صلاحیت۔

زبان کے ساتھ اس کے بعد محض علم اور زبان یہ دو چیزیں نہیں ہیں، خود اس مصنف کی اپنی سوچ، اپنا تجربہ، اپنے تجزیے کی صلاحیت، اپنی تنقید، اپنا قوت استنباط: کہ اس میں سے وہ اخذ کیا کر رہا ہے مواد تو پہلے سے موجود ہے اس نے اس میں سے کیا اضافہ کیا؟ اس نے اس میں سے کیا حاصل کیا؟ تو اس کا اپنا تخیل اور قوت استنباط ہے یہ بھی ایک بہت بڑا اس کے اندر ایلیمنٹ (عنصر) ہے۔

پھر اس کے ساتھ پریکٹس (مشق) لازم و ضروری ہے۔ پریکٹس نہیں ہو گی تو یہ ساری چیزیں ہونے کے باوجود بھی کچھ نہیں ہو گا، پریکٹس ہو گی، پہلے کچھ کمزوری ہو گی پھر مضبوطی آئے گی، پھر بہتری آئے گی، پھر بہت بہتری آئے گی، پھر اس کے اندر ایک کمال آ جاتا ہے، مسلسل اس کی محنت، مشق، کوشش اور تجربہ اسے ایک اچھا مصنف بنا دیتا ہے، پھر اس کے ساتھ کسی سے رہنمائی لینا یہ بھی بڑا اہم ہوتا ہے، ورنہ کچھ نہ کچھ ایسی خامیاں رہ جاتی ہیں جو پھر پوری زندگی اس کا حصہ بن جاتی ہے، تو اس کے لیے رہنمائی ضروری ہوتی ہے تاکہ جہاں جہاں کسی بھی اعتبار سے خواہ وہ مواد کے اعتبار سے یا دلیل کے اعتبار سے، یا زبان کے اعتبار سے، کمزوری ہے یا اس کو پیش کرنے کے اعتبار سے کمزوری ہے اسے حل کیا جا سکے، لہذا یہ وہ چیزیں ہیں جن

سے اچھا مصنف بن سکتا ہے اور پھر اچھی تصنیف لوگوں کو دے سکتا ہے۔

کسی کی کتاب بہت مشہور، کسی کی بالکل نہیں، وجہ؟

مولانا اسد عطاری مدنی: مفتی صاحب یہ ساری چیزیں ہونے کے باوجود ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دو مصنف ہیں، بظاہر یہ سارے اوصاف ان کے اندر پائے جاتے ہیں؛ماہر بھی ہیں، زبان بھی جانتے ہیں کریٹو بھی ہیں ،ساری چیزیں ہونے کے باوجود دیکھیں!

ایک کی کتاب بہت مشہور ہو جاتی ہے اور کسی کی کتاب اسی درجے کی نظر تو آتی ہے لیکن مشہور نہیں ہوتی اس کے پیچھے کیا فیکٹر (وجہ) ہوتا ہے؟ کیا یہ اس کو ہم فقط یہ کہیں گے کہ من جانب اللہ ہے یا کوئی اور بھی ظاہری اسباب کے اعتبار سے فرق ہوتا ہے؟ بعض کتابیں ایک زمانے تک نہیں صدیوں اور دہائیوں تک مشہور اور اسی درجے کی ایک کتاب پانچ ہزار تک نہ گئی؟

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن:

بالکل ایسا ہوتا ہے دیکھیں! من جانب اللہ ہونا تو یقینی بات ہے کہ ہر چیز اللہ تعالی کی طرف سے ہی ہوتی ہے اور یہ تو ہمارا جو عقیدہ ہے۔

ایک کتاب بڑی مشہور ہو جاتی ہے ،دوسری کا کچھ بھی نہیں بنتا تو

بعض اوقات اسے مصنف کو بد دعا ہی ہوتی ہے، لیکن اس سے ہٹ کر جو فیکٹرز (وجوہات) ہیں، وہ میں عرض کرتا ہوں:

دیکھیں کتاب کے شہرت کے کچھ اسباب ہوتے ہیں، جو کچھ اختیاری ہے، کچھ غیر اختیاری، جو غیر اختیاری ہیں اس کے پیچھے بھی بہر حال کچھ نہ کچھ اختیار ضرور ہوتا ہے۔

کتاب مشہور ہونے کی وجوہات

(ا) مصنف کی شہرت

(1) اگر مصنف بذات خود بہت مشہور ہوگا تو اس کی کتاب بھی مشہور ہو جائے گی۔ بڑے مصنف کی جب کوئی کتاب آتی ہے تو مشہور ہوتی ہے، جسے کہتے ہیں: کتاب نہیں بکتی، مصنف بکتا ہے، یہ جملہ کتابی دنیا کے اندر مشہور ہے کہ کتاب نہیں بکتی مصنف بکتا ہے، لہذا مصنف کا نام کسی کتاب کے بہترین ہونے کی دلیل بن جاتا ہے لہذا مصنف کی شہرت کتاب کو بکوا دیتی ہے، خواہ وہ کیسی بھی کتاب ہو، لیکن بہر حال مصنف کسی وجہ سے ہی مشہور ہوتا ہے تبھی اس کی کتاب بکتی ہے، ایسا نہیں ہے کہ وہ بالکل ادھر ادھر کی ہانکتا رہے اور اس کا نام بھی بن جائے، کتاب لکھتے ہی ایسا نہیں ہوتا۔

(۲)وقت کا تقاضا

(2) جس وقت اس نے کتاب لکھی وہ اس وقت کا تقاضا تھی، ایک زمانے میں لوگ کسی ایسی مصیبت کا شکار ہیں، جیسے کسی جگہ پر غربت بے تحاشہ ہے لوگوں کو غربت سے نکلنا ہے، اب اگر اس وقت کوئی آدمی اس موضوع "غربت سے نکلنے کے طریقے" پر کتاب لکھ دے تو یوں سمجھ لیں کہ غریب نہیں امیر بھی خریدنا شروع کر دے گا۔ وہ بولے گا: چلیں میں غربت سے نہیں نکلوں گا، لیکن جہاں ہوں وہاں سے تو اُوپر جاؤں گا، میں کچھ اور اوپر جاؤں ٹھیک ہے وہ اس کے اوپر ہے لہذا بعض اوقات وہ (وقت کی ضرورت پر کتاب لکھنا) بہت زیادہ اس کے اندر اہم ہوتا ہے، دینی اعتبار سے دیکھیں تو رمضان المبارک کے مہینے کے قریب آپ کو نماز ،روزے کی کتابیں بڑی آسانی سے مشہور ہو جائیں گی کہ اس کا یہ وقت ہے لیکن اگر آپ رمضان کے قریب قربانی کے موضوع پر کتاب شائع کریں، اس کا مشہور ہونا بڑا مشکل ہے۔

(۳)کتاب کی جامعیت اور اسلوب

(3) خود کتاب کا اسلوب اتنا خوبصورت اور شاندار ہوتا ہے کہ ایک

شخص پڑھتا ہے تو دس کو بتاتا ہے، کتنی کتابیں ایسی ہیں کہ جو ایک آدمی دوسرے کو ریفر کرتا ہے، کہ آپ فلاں کتاب پڑھو! آپ فلاں کتاب پڑھو! لوگوں کو اس موضوع کی تلاش ہوتی ہے، جب ان کو کتاب ملتی ہے تو پھر وہ بہت تیزی کے ساتھ پھیلتی ہے، لہذا کتاب کا اسلوب بہترین ہو۔

مثال کے طور پر ایک موضوع پر مشکل کتاب ہے، لوگ چاہتے ہیں کہ کتاب آسان ہو، اب آسان کتاب مارکیٹ میں آئی تو ہر بندہ جو پڑھنے کا ذوق رکھنے والا ہے ان کو کہے گا کہ اس موضوع پر یہ کتاب پڑھ لو! اب لوگ اسے بڑے شوق سے پڑھیں گے۔ لہذا کتاب کا اسلوب، انداز کا بھی بڑا عمل دخل ہے۔

(۴) لوگوں کی پسند

(4) اسی اسلوب کے اندر ایک اور چیز ہوتی ہے کہ اسلوب کی بعض ایسے لیولز ہوتے ہیں کہ لوگوں کو اس طرح کی چیز بڑی پسند ہے۔

مثال کے طور پہ کسی کو اگر مزاح پسند ہے تو اب مزاح کی کتاب آئے گی اور واقعۃً اگر اس میں اچھا مزاح ہو گا تو لوگوں اُسے بہت خریدیں گے، لوگوں کو تصوف پسند ہے کہ اخلاق اچھے ہوں، قلبی احوال اچھے ہوں اور ذرا آسانی کے ساتھ نیک بن جائے، لوگوں کو اس طرح کا موضوع چاہیے تو اب

اگر اس زمانے میں کوئی آدمی یہ کہہ دیتا ہے کہ بھائی آپ کے لیے اللہ کا مقرب بننا اور نیک بندہ بننا بڑا آسان ہے، آپ صرف اپنی زندگی کے میں مان ایریاز کو دیکھ لیں! آپ اپنی سوچ، عبادات، فیملی کے ساتھ آپ کا جو ریلیشن ہے اور اپنی معاشرت اسے دیکھ لیں،، حلال و حرام کے لقمے کی طرف توجہ کر لیں آپ نیک بھی بن جائیں گے، مقرب بھی، اب آپ اسے جتنا سمپلی فائی (آسان) کر سکیں گے تو لوگ اس کو اتنا زیادہ پڑھنا شروع کریں گے، لہٰذا اس اعتبار سے کتاب کا اسلوب بھی لوگوں پہ بہت اثر انداز ہوتا ہے۔

(۵) کتاب کی مکمل تشہیر

(5) بہت بڑی چیز کہ جس سے عام طور پہ غفلت ہے وہ بہت بڑا ڈفرنس پیدا کرتی ہے وہ ہے کسی کتاب کی مکمل تشہیر، ایڈورٹائزمنٹ اسے زمین سے آسمان تک پہنچا دیتی ہے۔

ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کتاب جو بڑے خراب پیپر، بھدّی سی لکھائی میں، ٹیڑھے میڑھے الفاظ میں چھپتی جس کا صفحہ بالکل ردی اور اخبار کا صفحہ ہے تو اس کی طرف اٹریکشن (کشش) نہیں ہوگی یہ ہے پبلیسٹر کے اعتبار سے۔

بعض اوقات ایک پبلیسٹر اتنا مشہور ہے کہ اس کی چھاپی ہوئی کتاب کو لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں، دنیا کے اندر بڑے بڑے ادارے ہیں جن کے

نام ہیں کہ اگر اس ادارے کی کتاب ہے تو ابھی خرید لو ہم بیروت کے بہت سارے مکتبوں کے نام لیتے ہیں کہ اس کی کتاب ہے تو بڑی اچھی ہو گی، اس میں غلطیاں نہیں ہوں گی، تو ایک یہ فیکٹر ہو تا ہے۔

اب کتاب کی چھپائی، پرنٹنگ جو ہے یہ اس کی ساری چیزیں تھیں جو میں نے عرض کی ہیں کہ پرنٹنگ کے اندر اس کا ٹائٹل پیج کیسا ہے؟ اس کا پیج کیسا ہے؟ اس کے اندر کی سیٹنگ کیسی ہے؟ اب کئی مکتبے ایسے ہیں کہ انسان کئی مرتبہ کتاب کی صرف بائنڈنگ اور جلد دیکھ کر کتاب خرید لیتا ہے، بہت بار تو ایسا ہوتا ہے کہ اس کی اتنی خوبصورت جلد، اتنا خوبصورت ٹائٹل ہے کہ آدمی اس کو خرید لیتا ہے، یا پیج اتنا خوبصورت ہے یا اس کی سیٹنگ اتنی پیاری ہے لہذا اس کی وجہ سے بھی کتابیں خرید لیتے ہیں۔

الحمد للہ ہمارے مکتبۃ المدینہ کی کتابیں اس وقت اس لیول کی ہیں کہ اس کا پیج بھی کتاب بکواتا ہے، اس کی فارمیشن بھی بکواتی ہے، اور اس کی جلد اور جلد کے اوپر جو لکھائی ہے، ماشاء اللہ ہر شے آؤٹ کلاس بنتی کر نکلتی ہے۔

معرفۃ القرآن کا انڈونیشین نسخہ

میں نے ابھی کچھ دن پہلے "معرفۃ القران" دیکھی، پہلے چھ جلدوں میں تھی، اب تین جلدوں میں لفظ بلفظ ترجمۂ قران انڈونیشیا یا ملائشیا سے چھپ

کر آئی، اتنا خوبصورت، دیدہ زیب کہ میں اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

”صراط الجنان“ بھی وہیں سے چھپ کے آئے گی ان شاء اللہ۔

ایڈورٹائزمنٹ

ہمارے ہاں ایڈورٹائزمنٹ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے حالاں کہ ایڈورٹائزمنٹ کتاب کو دس گُنا زیادہ بکوا دیتی ہے، ایک کتاب اگر پاکستان لاہور میں لکھی گئی، ہمیں پتہ ہی نہیں۔

واقعہ: میں نے تو کافی کتابیں لکھی ہیں؟

ایک مصنف ملے تو میں نے ان سے کہا: حضرت کچھ تصنیف کریں، اس طرح کا کچھ کام ہونا چاہیے۔

کہنے لگے: الحمد للہ میں نے بہت کتابیں لکھی ہیں، میں نے کہا: اچھا! تو انھوں نے خادم سے کہا: کتابیں دکھاؤ! میرے سامنے انہوں نے ماشاء اللہ اتنی ساری کتابیں رکھ دی، میں نے کہا: حضرت مرحبا، بڑی خوشی ہوئی، آپ کی کتابیں ہیں، لیکن مجھے یہ بتائیں، آپ سے سوال ہے؛ میرے جیسا بندہ جو دن رات کتابوں میں رہتا ہے اور جو کتابیں خریدتا بھی ہے، پڑھتا بھی ہے، ادھار لے کے بھی پڑھتا ہے، مجھے آج تک پتہ ہی نہیں کہ آپ نے کتابیں لکھیں

ہیں۔ تو اب آپ بتائیں کہ آپ کی کتاب کون خریدے گا؟ اگر یہ کہیں کراچی میں ہوتی تو مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ لہذا آپ کی تشہیر کا پرابلم ہے، ایڈور ٹائزمنٹ کریں! مارکیٹنگ ایڈورٹائزمنٹ (تشہیر) آج کی دنیا میں کتاب بِکنی کی روح ہے۔

آپ کے پسندیدہ مصنف کون ہیں؟

مولانا اسد عطاری مدنی: آپ کے پسندیدہ مصنف کون ہیں؟

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن:

تین کے نام لے دیتا ہوں۔

- اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

فیورٹ اعلی حضرت۔

- امام محمد بن محمد غزالی شافعی رحمۃ اللہ علیہ وہ بھی موسٹ فیورٹ۔
- علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ۔

آقائے کریم علیہ الصلوۃ والسلام اور اولیائے کرام کے فضائل پر ان کی اکثر کتابیں ہیں، تو یہ تین مصنفین میرے موسٹ فیوریٹ ہیں۔

مصنف بننے میں کتنا وقت لگے؟

مولانا اسد عطاری مدنی: آخر میں مفتی صاحب کیا مشورہ دیں گے؟ مصنف بننا چاہیے یا اتنا مشکل کام ہے کہ چھوڑ دیں؟ تھوڑا یہ بھی بتا دیں کہ ایک اچھا مصنف بننے کے لیے کیا ایک دو سال لگیں گے؟ یا پانچ دس سال؟

اگر آج کوئی کہتا ہے کہ چلو مفتی صاحب نے جو کہا ہے کسی اچھے موضوع پر میں تحریر کی طرف آگے بڑھتا ہوں، تو کچھ تو ایسا بتائیں کہ حوصلہ بھی ہو یا پھر کرنا ہی نہیں چاہیے؟

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن:

ہر ایک کو تو مصنف بننے کی حاجت نہیں ہے کیوں کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، اب یہ نہیں کر سکتے کہ آپ سالن کے اندر اتنی ساری مرچیں ڈال دیں یا آپ یوں کہیں: یار! نمک کی وجہ سے چوں کہ بڑا مزہ آتا ہے، تو زیادہ ڈالیں گے تو زیادہ مزہ آئے گا، تو ایسا نہیں ہوتا۔ ہر ایک کا ایک بیلنس ہوتا ہے، کتابوں کا ایک بیلنس ہے وہ اسی کے مطابق ہی ہوں گی۔

لہذا ہر ایک مصنف بن بھی نہیں سکتا، ہر ایک کو بننا بھی نہیں چاہیے، ہر ایک کو بننے کی ضرورت بھی نہیں ہے، جو ضروری کام ہے وہ ہر ایک کو

کرنے چاہییے اور یہ جو کام ہے کہ جس میں کچھ افراد کا کرنا کافی ہو جاتا ہے تو وہ کچھ ہی کرے تو بہتر ہے۔

ہاں جس کو اپنے اندر صلاحیت اس طرح کی نظر آئے تو وہ ضرور بنے لیکن بھرپور محنت کرنے کے بعد بھی کوئی شخص پانچ سال سے پہلے اچھا مصنف بن جائے تو کم از کم میرے لیے اس کا تصور کرنا بڑا مشکل ہے، بھرپور محنت، مطالعہ، سب مل ملا کے پانچ سال کے بعد جا کر اس کی تصنیف ایک اچھا رنگ دینا شروع کرے گی، اس سے پہلے الفاظ کا مجموعہ ہو گا لیکن کوئی بہت یونیک قسم کی تصنیف قرار دے یہ بڑا مشکل ہے، سوائے ان چند لوگوں کے کہ جن کو اللہ تعالی نے بہت اعلیٰ درجے کی صلاحیتیں عطا کی۔

کس موضوع پر لکھنے کی ضرورت ہے؟

مولانا اسد عطاری مدنی: مفتی صاحب! آپ کے نزدیک ہر اسلامک موضوعات پر کتابیں موجود ہیں یا آپ اس میں گیپ محسوس کرتے ہیں؟

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن:

میرا خیال ہے ادھر بے تحاشہ گیپ ہے، اسلامی موضوعات کے اوپر یوں کہوں گا کہ اگر ۱۰۰ کتابیں ہونی چاہیے تو ۱۰ ہیں ۹۰ نہیں۔

ہر فیلڈ کے اندر، تفسیر ،حدیث ، تصوف ،اخلاقیات کے اندر ،ایمانیات پر ،عقائد پر، ہر موضوع پر آج کے زمانے کے تقاضوں کے مطابق جتنی کتابیں ہونی چاہیے اتنی کتابیں ہر گز ہر گز نہیں!

مولانا اسد عطاری مدنی: اللہ اکبر! اللہ پاک اس کمی کو بھی پورا فرمائے، اسباب پیدا فرمائے اور جو لوگ اس کے اہل ہیں وہ اس کام میں اور محنت کریں کوشش کریں تو ظاہر ہے کہ ایک بہت بڑے ثواب جاریہ کا باعث ہو سکتا ہے، لیکن آخری بات کر کے پروگرام کو ختم کروں گا کہ جہاں یہ اتنا بڑا نفع بخش کام ہے، اتنا ہی سینسٹو بھی ہے کہ اگر کتاب کے اندر کوئی ایسی بات آپ نے تحریر کر دی جس پر شرعاً گرفت (پکڑ) ہے تو وہ جہاں جہاں جائے گی تو ظاہر ہے آپ کی ذمہ داری کے مطابق آپ سے سوال ہو سکتا ہے تو یہ ضرور عرض کروں گا کہ آپ کچھ بھی لکھیں اچھا اور خالص لکھیں!

دینی موضوع پر لکھنے والا تو عموماً عالم ہوتا ہے، علما سے اس کا مربوط رہنا ایک لازمی بات ہوتی ہے، لیکن آپ دنیاوی بات بھی لکھنے جارہے ہیں، کسی سائنسی تحقیق پر آپ تحریر کر رہے ہیں، کچھ بھی کر رہے ہیں، کم از کم کسی ایک عاشق رسول مفتی صاحب یا عالم صاحب کو ایک نظر ضرور دکھا دیں، کیوں کہ یہ جہاں اتنا بڑا ثواب جاریہ کا باعث ہو سکتا ہے وہیں اتنا بڑا گناہ

جاریہ کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔ جہاں ایک کتاب پوزیٹو انقلاب لا سکتی ہے وہیں پر ایک تحریر معاشرے کو برباد بھی کر سکتی ہے، جو بھی لکھیں ایک لائن لکھیں یا پوری کتاب لکھیں شرعی رہنمائی لے لیں، ان شاءاللہ اس سے آپ کی آخرت اور دنیا دونوں محفوظ رہیں گی۔

صلو علی الحبیب ! صلی اللہ تعالٰی علی محمد

مفتی صاحب کے شوشل میڈیا اکاونٹس

/https://m.facebook.com/MuftiQasimAttari

https://www.youtube.com/c/MuftiQasimAttari

https://www.dawateislami.net/downloads/islamic-apps/mufti-qasim-attari-app

مفتیِ اہلسنت شیخ القرآن کی کچھ تصانیف

صراط الجنان فی تفسیر القرآن	حاشیہ افہام القرآن
تفسیر تعلیم القرآن	سیرت الانبیاء
آداب فتویٰ	وقت کے شرعی مسائل
علم کی باتیں	عشق رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
علم و علما کی اہمیت	شریعت و طریقت
اے ایمان والو!	٦٠ درس قرآن
بزرگان دین کا شوق مطالعہ	وقت کی اہمیت

مرتب کی تالیفات

تذکرۃ المصنفین

اختیارات مصطفیٰ ﷺ

حلیۂ مصطفیٰ ﷺ

شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر

قیامت کا دن

قواعد جرح وتعدیل

رضا کی زباں تمھارے لیے

کیا بتاؤں کہ کیا مدینہ ہے

ترجمہ: حسن الظن باللہ

نصاب علم حدیث

مشاجرات صحابہ اور نظریہ اہلسنت

اختیارات مصطفیٰ ﷺ رومن اردو

لکھنا ضروری ہے

ائمہ ستہ اور اور صحاح ستہ

ہمارا پیارا ہندوستان

امام احمد رضا بحیثیت مصنف اعظم

خودکشی اسباب و تدراک

شہر مصطفیٰ ﷺ

فیضان تاج الشریعہ

نصاب رجال حدیث